



سوال

(112) کیا سرسری بیوی محرم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
کیا میرے سرسری بیوی میری محرمات میں شمار ہوگی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے سرسری (دوسری) بیوی آپ کی محرمات میں شمار نہیں ہوگی کیونکہ وہ آپ کی بیوی کی والدہ نہیں۔ اس لیے آپ اس سے شادی کر سکتے ہیں کیونکہ بغیر کسی دلیل کے تحریم ثابت نہیں ہوتی اور اس کی حرمت کی کوئی دلیل موجود نہیں۔ بلکہ جب اللہ تعالیٰ نے عورتوں میں سے حرام کردہ عورتوں کا ذکر کیا تو اس کے بعد فرمایا:

"اور ان کے علاوہ تمہارے لیے حلال ہیں۔" النساء - 24

یہی نہیں بلکہ اکثر علماء کے نزدیک تو واضح طور پر سرسری بیوی اور عورت دونوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا جائز ہے (یعنی بیوی کی والدہ کے علاوہ اس کے والد کی دوسری بیوی کو جسے وہ طلاق دے چکا ہو)۔

امام ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

مرد کی بیوی اور اس کی دوسری بیوی کی بیٹی دونوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا اکثر علماء کے نزدیک جائز ہے۔ البتہ بعض سلف نے سے ناپسند کیا ہے۔ جامع العلوم والحکم (ص/411)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

جب کوئی شخص کسی عورت اور اس کے والد کے بیوی سے شادی کرے تو یہ عمل امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے۔ ہمیں عبد اللہ بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے اسی طرح کی روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے ایسا ہی کیا تھا۔

مزید فرماتے ہیں:

کسی شخص کی بیوی اور اس کی کسی اور بیوی سے بیٹی دونوں کو جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ مزید دیکھئے الامام الشافعی (7/155)



امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

مرد کے لیے جائز ہے کہ وہ عورت اور اس کے والد کی (دوسری) بیوی اور اسی طرح اس کے بیٹے کی بیوی اور اس کی پچازاد کو جمع کرے کیونکہ اس کی تحریم میں کوئی نص نہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ، اور ابو سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ الملحی (9-523)

امام ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

اس میں کوئی حرج نہیں کہ کسی شخص کی بیوی اور اس کی کسی اور بیوی سے بیٹی کو نکاح میں جمع کر لیا جائے۔ اکثر اہل علم کے نزدیک بیوی اور اس (یعنی بیوی) کی ریہہ کو نکاح میں جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ عبد اللہ بن جعفر اور صفوان بن امیہ نے ایسا کیا اور حسن رحمۃ اللہ علیہ ، عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ ، اور ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ سب فقہانے کرام کا یہی کہنا ہے صرف ان سے کراہت مستقول ہے وہ (یعنی مکروہ کئے والے) یہ کہتے ہیں کہ ان دونوں میں سے اگر ایک مذکور ہوتا تو اس پر دوسری حرام ہو جاتی ، اس طرح یہ عورت اور اس کی پھوپھی کے مشابہ ہوئی۔ لیکن ہماری دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے :

"اور اس کے علاوہ باقی عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں۔" النساء۔ 24

اور اس لیے بھی (ایسا کرنا جائز ہے) کہ ان دونوں کے درمیان کوئی قرابت اور رشتہ داری نہیں ، اس طرح دونوں یہ اجنبیوں کے مشابہ ہونیں اور اس لیے بھی کہ جمع اس لیے حرام کیا گیا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے دو قریبی نسبی رشتہ دار عورتوں کے درمیان قطع رحمی کا خدشہ ہوتا ہے اور ان دونوں کے درمیان تو کوئی قرابت داری ہی نہیں تو اس سے مکروہ کئے والوں کی اور ہماری بات کا فرق واضح ہو جاتا ہے۔ المغنی لابن قدامہ (7/98)

لہذا ثابت ہوا کہ آپ کی بیوی کے والد کی بیوی (جو آپ کی بیوی کی والدہ نہیں) آپ کی محرمات میں شامل نہیں ہوگی۔ بلکہ وہ آپ کے لیے اجنبی ہے آپ اس سے نہ تو مصافحہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی آپ کے لیے اس سے خلوت اور اس کے ساتھ سفر کرنا جائز ہے۔

صداما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص 172

محدث فتویٰ